میں الجھا دیا ہے۔ نظام صفائی اور آب رسانی تباہ ہو چکا ہے اور لوگ مر رہے ہیں۔ انھوں نے مادہ پرستی کو امریکہ کے بگاڑ کا بڑا سبب قرار دیا ہے۔ ان کے خیال میں اس کی نام نہاد جمہوریت، اصل میں "حکومت بذریعہ دولت" ہے۔ کلارک کے خیال میں نہ صرف امریکہ بلکہ پورا مغرب قدرتی وسائل سے مالا مال [اسلامی] ممالک کی دولت کشید کرنے کی فکر میں ہے۔ اسلام کی جانب کلارک کا رویہ خاصا حقیقت پسندانہ ہے۔ فاروقی صاحب نے اس انٹرویو کے بعد ایک صحافی انتھونی لائڈ کے ایک مضمون کا ترجمہ بھی دیا ہے جو خاصا معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔ مجموعی طور پر اس کتابچے کے ذریعے فاروقی صاحب نے مغرب کا حقیقی چہرہ دکھانے کی کامیاب سعی کی ہے۔ (س-م-خ)

بکنگ جاری ہے

عمرہ کی سعادت

جدہ
لاہور لاہور

رفاہ گروپ

کی جانب سے سعادت عمرہ کے لیے سعودی عرب میں پندرہ روزہ قیام کا مکمل پیج
ٹکٹ ویزا کی سہولت کے ساتھ
ایئر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ، ایئر کنڈیشنڈ رہائش بمعہ ٹیلی فون، فریج
حرم سے چند قدم کے فاصلے پر

پروگرام سال 1998ء

پہلا گروپ --- 5 جولائی ماہ ربیع الاول 98ء
دوسرا گروپ --- 18 اگست 98ء
تیسرا گروپ --- 20 ستمبر 98ء
چوتھا گروپ --- 10 اکتوبر 98ء
پانچواں گروپ --- یکم نومبر 98ء
چھٹا گروپ --- (ماہ رمضان) 98ء

زیر نگرانی: جناب اعجاز احمد چودھری - فرید احمد پراچہ

احمد رضا بٹ
فون: 7586631
فیکس: 6650879

رفاہ گروپ 95-فیروز پور روڈ، اچھرہ موڑ، لاہور

مدیر کے نام

شاہ محی الحق فاروقی، کراچی عبدالعظیم اصلاحی، علی گڑھ

مولانا امین احسن اصلاحی پر مضمون (مارچ ۹۸) میں ایک آدھ جگہ واقعات کے بیان میں کچھ ابہام پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ مدرسۃ الاصلاح، مولانا شبلی نعمانی نے قائم کیا۔ اس کے برعکس سید سلیمان ندویؒ نے حیات شبلی میں بالصراحت لکھا ہے کہ مدرسہ ۱۹۰۶ میں قائم ہوا اور مولانا شبلی نے اس میں ۱۹۱۰ میں دلچسپی لی۔ قائم کرنے والوں میں وہ شریک نہ تھے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آخری دور میں مولانا شبلی نعمانی اس کے صدر مدرس تھے اور انھی کی خواہش پر امین احسن جو دس سال کا بچہ تھا، اس میں داخل ہوا۔ یہاں بھی آپ کو غلط فہمی ہوئی۔ اعظم گڑھ کے تعلق سے تین شبلی تھے: ۱۔ مولانا شبلی نعمانی ۲۔ مولوی شبلی مدرس ۳۔ مولوی شبلی متکلم۔ مولانا شبلی نعمانی ۱۹۱۴ میں وفات پا چکے تھے۔ مدرسۃ الاصلاح کے صدر مدرس مولانا شبلی نعمانی نہیں، مولانا شبلی متکلم تھے۔

سید وصی مظہر ندوی، حیدر آباد

ترجمان القرآن (اپریل ۹۸) میں، آپ کے مضمون میں، مولانا اصلاحی کا وہ تبصرہ پڑھا جو انھوں نے جماعت اسلامی کے بعض ارکان شوریٰ پر فرمایا تھا اور جس تبصرے میں میرا بھی ذکر تھا۔ حضرت مولانا اصلاحی کی مردم شناسی کی داد دینی پڑتی ہے کہ ہر شخص کے بارے میں کیا نپے تلے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔ میرے بارے میں انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے، میں تو اس کو ان کی خواہش یا دعا پر محمول کرتا ہوں کہ آگے چل کر مجھے کسی نہ کسی حد تک دستور اور قانون کے بارے میں کام کرنا پڑا۔

بریگیڈیر قربان علی برلاس، راولپنڈی

"ثبوت حاضر ہیں" (مئی ۹۸) میں جو کچھ کہا گیا ہے، میری اپنی تحقیق اور سوچ بالکل یہی ہے، بلکہ اس سے بھی شاید زیادہ۔ جو لوگ جہاد کے نام سے دور بھاگتے ہیں وہ مرزا غلام احمد کے اس قول کے مصداق نظر آتے ہیں: "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے"۔

فیصل حبیب چیمہ، کراچی

بوسنیا میں کاروان رحم (اپریل ۹۸) پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اور پتا چلا کہ اس پر تاریک دور میں بھی اللہ کے چند بندے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دنیا کی بڑی بڑی قوتوں سے سر توڑ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس مضمون نے جسم و دماغ میں ایک لہر دوڑا دی۔ ایسے مضامین مجھ جیسے نوجوانوں کی ماہنامہ **ترجمان القرآن** میں دلچسپی بڑھائیں گے۔